خلاصہ

خوراک کے تحفظ اور غربت کے خاتمے کے تناظر میں چھوٹے پیمانے پر کام کرنے والی پائیدار ماہی گیری کے بچاؤ کے لیے رضاکارانہ رہنما اصول

ناشر:
انٹرنیشنل کلیکٹوِاِن سپورٹ آف فش ورکرز (آئی سی ایس ایف)
۲۷ کالج روڈ چنائی

آئی سی ایس ایف ایک بین الا قوامی این جی او ہے جو دنیا بھر میں ماہی گیروں سے متعلق مسائل کے حوالے سے کام کرتی ہے۔ یہ اقوام متحدہ کی معاشی وسماجی کاؤنسل کی منظور کردہ اور آئی ایل او کی بین الا قوامی غیر سرکاری تنظیموں کی خصوصی فہرست میں شامل ہے۔ اسے ایف اے او کی طرف سے خصوصی لائزن اسٹیٹس بھی دیا گیا ہے۔ کمیونٹی آرگنائزرز، اساتذہ، ٹیکنشنز، محققین اور سائنس دانوں کے عالمی نیٹ ورک کے طور پر آئی سی ایس ایف مانیٹرنگ و تحقیق، تبادلے وتربیت، مہمات اور عملی کام اور کمیونٹیز کے اشتراک سے کاموں میں مصروفِ عمل رہتی ہے۔

پاکستان فشر فوک فورم

خلاصہ

غذائی تحفظ اور غربت کے خاتمے کے تناظر میں چھوٹے پیمانے پر کام کرنے والی پائیدار ماہی گیری کے بچاؤ کے لیے رضاکارانہ رہنما اصول

تحفظ خوراک اور غربت کے خاتمے کے تناظر میں چھوٹے پیمانے پر کام کرنے والی پائیدار ماہی گیری کے بچاؤ کے لیے رضاکارانہ رہنما اصول (ایس ایس ایف) کو اقوام متحدہ کی فوڈ اینڈ ایگریکلچر آرگنائزیشن (ایف اے او) کے رکن ممالک کی طرف سے اختیار کیا گیا تھا اور پھر جون 2014ء میں باقاعدہ ایک بین الاقوامی قوانین کے طور پر اس کی منظوری دی گئی تھی۔

چھوٹے پیمانے کی ماہی گیری کے رہنما اصولوں کی خاص بات یہ ہے کہ چھوٹے پیمانے پر کام کرنے والے ماہی گیروں نے دنیا بھر میں اپنی حیثیت اور ماہی گیری کے شعبے میں اپنے کردار کو تسلیم کرانے کے لئے انتہائی طویل جدوجہد کی جس کے نتیجے میں ایس ایس ایف رہنما اصولوں کو تخلیق کیا گیا تھا۔

اگرچہ دنیا بھر میں چھوٹے پیمانے پر کام کرنے والے ماہی گیر دراصل ماہی گیری پر چلنے والی معیشتوں کے لیے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں تاہم ماہی گیری کے شعبے میں جدیدیت کے عمل کے دوران انہیں نظر انداز کیا جاتا رہا ہے اور اکثر امتیاز کا نشانہ تک بنایا گیا ہے۔ اس منفی طرزِ عمل کے باوجود یہ شعبہ زیادہ تر ممالک میں متحرک انداز میں رواں دواں ہے۔

تاہم، بہت سے ممالک میں، کئی دہائیوں تک "سرکاری طور پر نظر انداز کرنے" کے نتیجے میں، مچھلیوں کے شکار میں سب سے بڑا حصہ رکھنے والے، چھوٹے پیمانے پر کام کرنے والے ماہی گیروں کی برادری اب تک غربت اور پسماندگی کا شکار ہے اور سماجی و معاشی اور ثقافتی ترقی کے انسانی حقوق سے محروم ہے۔

ایس ایس ایف رہنما اصول جہاں ایک طرف ایف اے او کے رکن ممالک کی طرف سے اس حقیقت کو تسلیم کرنے کا اعلان ہے وہیں یہ ایک کوشش ہے تاکہ چھوٹے پیمانے پر کام کرنے والے ماہی گیروں کو ماہی گیری کی ترقی اور انتظام کاری میں رابطے کا مرکز بنایا جائے۔

انٹرنیشنل کلیکٹو اِن سپورٹ آف فش ورکرز (آئی سی ایس ایف) وہ نمایاں سول سوسائٹی آرگنائزیشن (سی ایس او) ہے جس نے ان رہنما اصولوں کی تشکیل کو بھرپور شرکت پر مبنی عمل بنانے میں انتہائی اہم کردار ادا کیا تھا۔ اسی لیے ایف اے او / اقوام متحدہ کی جانب سے ان رہنما اصولوں کو سرکاری طور پر آئی سی ایس ایف کی ایگزیکٹو سیکرٹری چندریکا شرما کے یادوں سے موسوم کیا گیا ہے جو دنیا بھر میں چھوٹے پیمانے پر کام کرنے والے ماہی گیروں کے حقوق کی علمبردار تھیں۔ وہ مارچ 2014ء میں ملائشین ایئر لائنز کی فلائٹ ایم ایچ 370 کے ذریعے منگولیا میں ایف اے او کے زیرِ اہتمام ان رہنما اصولوں کی منظوری کے لیے حمایت حاصل کرنے کے لیے منعقدہ کانفرنس میں شرکت کرنے جا رہی تھیں جب یہ جہاز لاپتہ ہو گیا اور اس کا پھر کبھی پتہ نہ چل سکا۔

یہ رہنما اصول سو سے زائد پیراگرافس پر مشتمل ہیں جسے 13 حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ یہ دستاویز اصل رہنما اصولوں کے خلاصے پر

مشتمل ہے۔ اسے آئی سی ایس ایف کے لیے آئی سی ایس ایف کے بانی رکن جون کیوریئن کی جانب سے تیار کیا گیا تھا جو گزشتہ چار دہائیوں سے دنیا کے کئی حصوں، بالخصوص کیرالہ (بھارت)، میں چھوٹے پیمانے پر کام کرنے والے ماہی گیروں کے ساتھ کام کرتے رہے ہیں۔

پیش لفظ

ایس ایس ایف رہنما اصولوں کو 1995ء ایف اے او کے ضابط� ٔ اخلاق برائے ذمہ دارانہ ماہی گیری کے ضمیمے پر تیار کیا گیا۔ ان اصولوں میں چھوٹے پیمانے پر کام کرنے والے ماہی گیروں کی بات کی گئی ہے اور ان کی تمام سرگرمیوں بشمول مردوں وخواتین پر مشتمل تمام ویلیو چین کا احاطہ کیا گیا ہے۔ دنیا بھر میں شکار کی گئی مچھلیوں کا نصف حصہ چھوٹے پیمانے پر کام کرنے والے ماہی گیر دیتے ہیں اور چھوٹے پیمانے کی ماہی گیری دنیا بھر کے 90فی صد حصے کے ماہی گیروں اور فش ورکروں کو روزگار فراہم کرتے ہیں۔ چھوٹے پیمانے کی ماہی گیری اور ماہی گیر برادری ایک متنوع اور متحرک ذیلی شعبے کی نمائندگی کرتی ہیں اور ان کی کچھ خصوصیات ان کے مقامِ رہائش پر منحصر ہوتی ہیں۔ یہ عام طور پر خاندان پر مشتمل ادارے ہوتے ہیں جن کی مقامی برادری میں گہری جڑیں ہوتی ہیں۔ یہ اب تک پسماندگی کا شکار ہیں۔ چھوٹے پیمانے کی ماہی گیر برادری میں غربت بہت سارے اسباب کی وجہ سے ہے۔ چھوٹے پیمانے کی ماہی گیری کے حصے کے تحفظ اور اس میں اضافے کی راہ میں کئی مسائل اور رکاوٹیں ہیں۔ ان رہنما اصولوں کو منفرد، شرکت پر مبنی اور مشاورتی عمل کے ذریعے تیار کیا گیا ہے۔ یہ بین الاقوامی انسانی حقوق کے معیارات کے عین مطابق ہیں اور انہیں فروغ دیتے ہیں۔

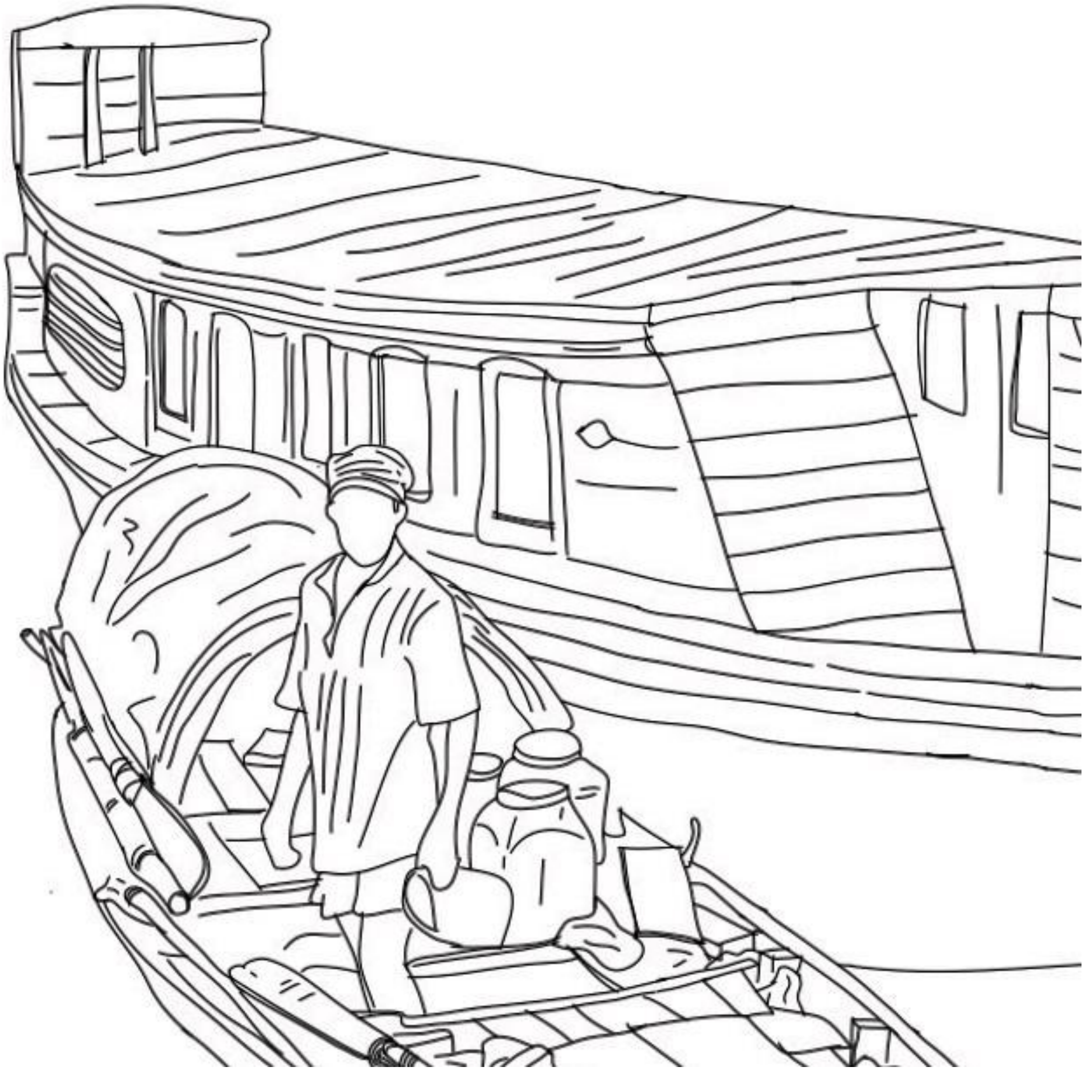

1۔ مقاصد

ایس ایس ایف رہنما اصولوں کے مقاصد کو یقینی بنانے کے لئے چھوٹے پیمانے کی ماہی گیری:

* عالمی خوراک کے تحفظ کو بہتر بنائیں گے؛

* دنیا کے معاشی و سماجی مستقبل کے لیے اپنے حصے کو فروغ دیں گے؛

* ماہی گیروں کی سماجی و معاشی صورت حال میں بہتری کے لیے اپنا حصہ ادا کریں گے؛ اور

* ماہی گیری کے وسائل کا پائیدار استعمال کو یقینی بنائیں گے۔

اس عمل میں رہنما اصول کے ذریعے چھوٹے پیمانے کی ماہی گیری کے کردار، حصے اور ان کی صلاحیت اور توانائی کے حوالے سے عوامی شعور میں اضافہ ہونا چاہیے۔

ان مقاصد کے حصول کے لیے انسانی حقوق پر مبنی طریقے کو فروغ دینا چاہیے۔ چھوٹے پیمانے پر کام کرنے والی ماہی گیر برادریوں کو بااختیار بنایا جانا چاہیے تاکہ وہ فیصلہ سازی کے عمل میں شریک ہوں اور ماہی گیری کے وسائل کے پائیدار استعمال کے لیے اپنی ذمہ داری سنبھالیں۔ ان رہنما اصولوں میں ترقی پذیر ممالک کی ضرورتوں اور کمزور اور پسماندہ گروہوں بشمول چھوٹے پیمانے پر کام کرنے والے ماہی گیر برادریوں پر زور دیا گیا ہے۔

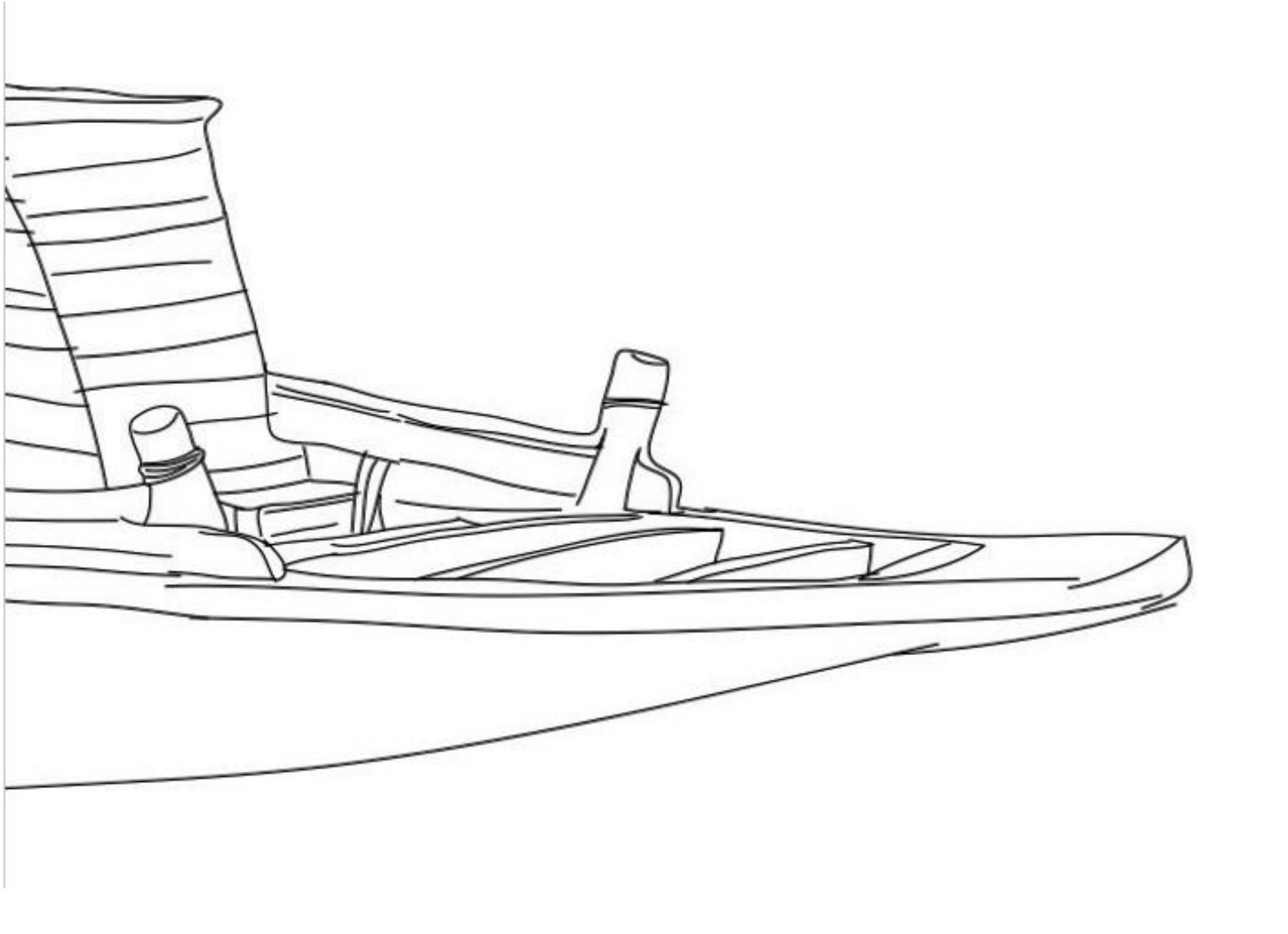

۲۔ نوعیت اور دائرہ کار

ایس ایس ایف رہنما اصول نوعیت کے لحاظ سے رضاکارانہ ہیں اور یہ، ترقی پذیر ممالک پر توجہ کے ساتھ، عالمی دائرہ کار رکھتے ہیں۔ ان کا مقصد سمندر اور میٹھے پانی کے ذخائر میں ماہی گیری سے متعلق ہونے والی تمام سرگرمیوں کا احاطہ کرنا ہے۔ اس کے مخاطب میں ماہی گیری سے متعلقہ تمام اسٹیک ہولڈرز جیسے ریاستیں، آئی این جی اوز، سی ایس اوز، این جی اوز، تعلیمی مجالس اور نجی شعبہ شامل ہیں۔ یہ چھوٹے پیمانے کی ماہی گیری کے تنوع اور رنگارنگی کو تسلیم کرتے ہیں اور اس بات کو مانتے ہیں کہ ان کے لیے کوئی ایک معیاری تعریف مرتب نہیں کی جاسکتی۔ ریاستوں کو، شرکت پر مبنی اور شفاف عمل کے ذریعے، چھوٹے پیمانے کی ماہی گیری کی تعریف بیان کرنی چاہیے تاکہ یہ اندازہ ہو سکے کہ کون سے ماہی گیری چھوٹے پیمانے کی ماہی گیری ہے جو ان رہنما اصولوں کے دائرے میں آتے ہیں۔ چوں کہ ان رہنما اصولوں کا سب سے گہرا تعلق سب سے زیادہ کمزور افراد سے ہے لہذا ریاست کو ایسے افراد کی بھی شناخت کرنی چاہیے۔ ان رہنما اصولوں کی قومی قانونی نظام اور اداروں کے مطابق تشریح اور نفاذ کیا جانا چاہیے۔

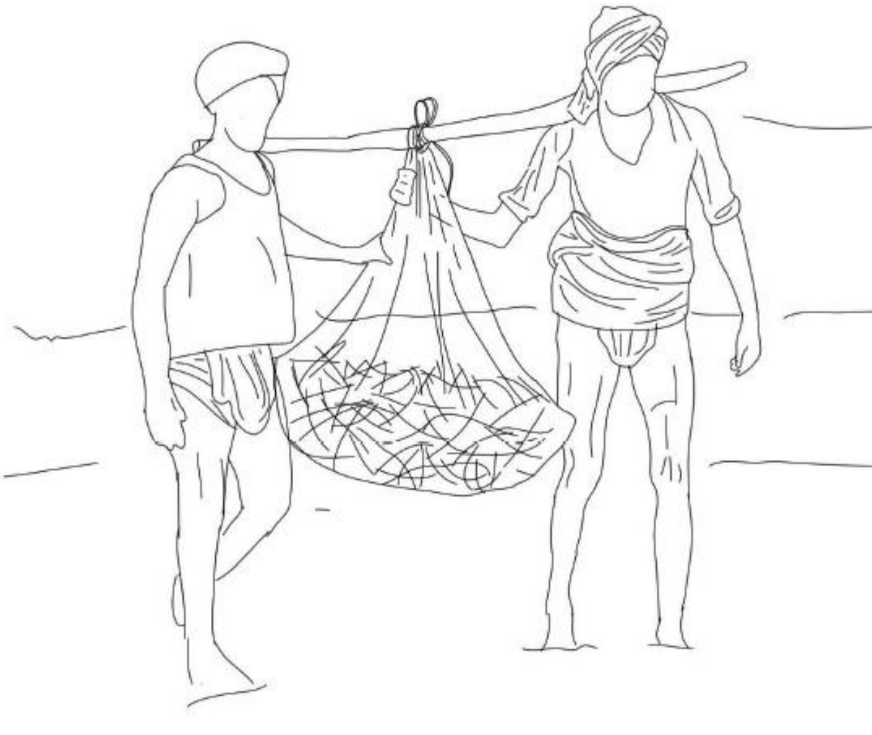

۳۔ رہنمائی کرنے والے اصول

ان رہنما اصولوں کی بنیاد 13 اصولوں پر قائم ہے۔ ان کا تعلق بین الاقوامی انسانی حقوق کے معیارات، ذمہ دارانہ ماہی گیری کے معیارات اور پائیدار ترقی کے طریقوں سے ہے، جن میں مصیبت زدہ اور پسماندہ چھوٹے پیمانے کی ماہی گیری سے تعلق رکھنے والے ماہی گیر برادریوں اس کے علاوہ مناسب غذا کے حق کے احساس کو اہمیت دی گئی ہے۔

یہ اصول مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ انسانی حقوق اور وقار؛

۲۔ ثقافتوں کا احترام؛

۳۔ بلا امتیاز؛

۴۔ صنفی مساوات اور انصاف؛

۵۔ انصاف اور مساوات؛

۶۔ مشاورت اور شرکت؛

۷۔ قانون کی حکم رانی؛

۸۔ شفافیت؛

۹۔ جوابدہی؛

۱۰۔ معاشی، سماجی اور ماحولیاتی پائیداری؛

۱۱۔ کلیت، شمولیت اور مجموعی طریقۂ کار پر مبنی؛

۱۲۔ سماجی ذمہ داری؛ اور

۱۳۔ عملی اور سماجی و معاشی طور ممکن ہو۔

۴۔ دیگر بین الاقوامی قوانین سے تعلق

ایس ایس ایف رہنما اصولوں کی قومی و بین الاقوامی قانون کے تحت پہلے سے موجود حقوق اور ذمہ داریوں کی مناسبت سے اور جن علاقائی اور بین الاقوامی قوانین کا اطلاق ہوتا ہو، ان کے مطابق تشریح اور نفاذ کیا جانا چاہیے۔

ان رہنما اصولوں کو ترامیم اور نئی یا اضافی قانونی اور ریگولیٹری دفعات کی تیاری کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ تاہم ان اصولوں کو کسی حق یا کسی بین الاقوامی قانون کی تابع ریاست کی ذمہ داریوں کو محدود کرنے کے طور پر نہیں دیکھا جانا چاہیے۔

۵۔ چھوٹے پیمانے کی ماہی گیری میں ملکیت کا انتظام اور وسائل کی انتظام کاری

ا۔ ملکیت کا ذمہ دارانہ انتظام

متعلقہ وسائل کی ملکیت کا ذمہ دارانہ انتظام چھوٹے پیمانے کی ماہی گیری میں کام کرنے والے ماہی گیر برادریوں کی سماجی و معاشی اور ثقافتی ترقی کے حصول اور ان کے انسانی حقوق کے حقیقی نفاذ کے لیے انتہائی اہم ہے۔ چھوٹے پیمانے کی ماہی گیری میں کام کرنے والے ماہی گیر برادریوں کو ماہی گیری کے وسائل، ماہی گیری کے علاقوں، اور ملحقہ زمین و جنگلات تک محفوظ، انصاف پر مبنی اور سماجی و ثقافتی طور پر مناسب حقوق حاصل ہونے چاہیے۔ خواتین کے ملکیتی حقوق پر خصوصی توجہ دی جانی چاہیے۔ تمام قانونی ملکیتی حقوق کی شناخت ہونے کے بعد انہیں دستاویزی شکل دی جانی چاہیے اور ان کا احترام کیا جانا چاہیے۔ اگر ضروری ہو تو قدیمی لوگ اور نسلی اقلیتوں کی ان کی زمینوں اور آبی وسائل پر روایتی اور ترجیحی حقوق کو مد نظر رکھتے ہوئے قانون سازی بھی کرنی چاہیے۔ جہاں کہیں قانونی اصلاحات کے ذریعے خواتین کو حقوق دیے گئے ہیں، ان کو روایتی ملکیتی نظام سے ہم آہنگ ہونا چاہیے۔ چھوٹے پیمانے پر کام کرنے والی ماہی گیر برادریوں کا اور مقامی افراد کا مقامی آبی اور سمندری ماحولیات کی بحالی، تحفظ، بچاؤ اور مشترکہ انتظام کاری میں کردار کو تسلیم کیا جانا چاہیے۔ جہاں ریاستیں زمین اور آبی وسائل کی مالک ہوں یا انہیں کنٹرول کرتی ہوں، وہاں ملکیتی حقوق کا تعین کرتے ہوئے سماجی و معاشی اور ماحولیاتی مقاصد کو مد نظر رکھنا چاہیے خصوصاً ایسی صورت حال میں کہ جب چھوٹے پیمانے پر کام کرنے والی ماہی گیر برادریوں مشترکہ طور پر ان کا استعمال اور انتظام چلا رہی ہوں۔

ملکی پانیوں میں ماہی گیری کے لیے چھوٹے پیمانے پر کام کرنے والے ماہی گیروں کو رسائی میں ترجیح دینا جو کہ ضابطۂ اخلاق برائے ذمہ دارانہ ماہی گیری کے آرٹیکل 6.18 میں شامل ہے۔ اس بنیاد پر ریاستوں کو چھوٹے پیمانے پر کام کرنے والے ماہی گیروں کے لیے خصوصی زونز کے قیام جیسے اقدامات کرنے چاہیے۔ تیسری پارٹی کے ساتھ وسائل تک رسائی کے معاہدے کرنے سے قبل چھوٹے پیمانے پر کام کرنے والی ماہی گیر برادریوں کے ان علاقوں پر دعووں کو مد نظر رکھنا چاہیے۔

دیگر ماہی گیری وسائل کو استعمال کرنے والے چھوٹے پیمانے پر کام کرنے والے ماہی گیروں کے لیے مقابلے میں اضافہ کرتے جا رہے ہیں جس سے تنازعات جنم لیتے ہیں۔ ریاستوں کو یقینی بنانا چاہیے کہ چھوٹے پیمانے پر کام کرنے والے ماہی گیر برادریوں کو خصوصی طور پر سہارا دیا جائے اور انہیں عدالتی حکم کے ذریعے یا زبردستی بے دخل نہ کرایا جائے یا ان کے قانونی ملکیتی حقوق کی خلاف ورزی نہ کی جائے۔ بڑے پیمانے پر بننے والے ترقیاتی منصوبوں کی صورت میں ریاستوں اور دیگر فریقین کو چھوٹے پیمانے پر کام کرنے والے ماہی گیر برادریوں پر اثرات کی جانچ کے لیے بامعنی مشاورت اور ان پر پڑھنے والے اثرات کا مطالعہ کرانا چاہیے۔

ملکیتی حقوق پر ایسے تنازعات جن میں چھوٹے پیمانے پر کام کرنے والی ماہی گیر برادری بھی شامل ہو، کا حل ریاست کی جانب سے بر وقت، قابلِ استطاعت اور مؤثر انداز میں نکالا جانا چاہیے۔ اس کو حل کرنے کے طریقوں میں معاوضے کی ادائیگی، مالی نقصان کی تلافی، جرمانے کی ادائیگی اور نقصان پورا کرنے پر فوری عمل ہونا چاہیے۔

قدرتی آفات اور / یا مسلح تنازع کے نتیجے میں بے دخلی بہت تیزی کے ساتھ چھوٹے پیمانے پر کام کرنے والی ماہی گیر برادریوں کو متاثر کر رہی ہے۔ ریاست کو ماہی گیری کے وسائل کی پائیداری کو یقینی بناتے ہوئے روایتی ماہی گیری کی جگہوں اور ساحلی زمینوں تک رسائی بحال کرنے کے لیے ہر ممکن اقدام کرنا چاہیے۔ اس صورت حال میں انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیوں سے متاثرہ ماہی گیر برادریوں کو مدد کرنے کے لیے مضبوط طریقار تشکیل دیئے جانے چاہیے تاکہ وہ اپنی زندگیوں کی تعمیرِ نو کر سکیں اور ساتھ ساتھ ملکیتی معاملات میں خواتین کے خلاف ہر قسم کے امتیاز کا خاتمہ ہونا چاہیے۔

ب۔ وسائل کی پائیدار انتظام کاری

ماہی گیری کے وسائل کی دیرپا حفاظت اور اس کا پائیدار استعمال اور چھوٹے پیمانے پر کام کرنے والے ماہی گیروں کی ضروریات اور مواقع کو تسلیم کیے جانے کے لیے اقدامات کرنے چاہیے۔ حقوق اور ذمہ داریاں ساتھ ساتھ چلتی ہیں۔ ملکیت کے حقوق اور تحفظ اور پائیدار استعمال کا فرض بھی ساتھ ساتھ ہی چل سکتا ہے۔

چھوٹے پیمانے پر کام کرنے والے ماہی گیروں کو ماہی گیری کے لیے ایسے طریقے استعمال کرنے چاہیے جن سے ماحول اور اس سے وابستہ حیاتیات کو کم سے کم نقصان پہنچے۔ ریاستوں کو چھوٹے پیمانے پر کام کرنے والے ماہی گیروں کو سپورٹ کرنا چاہیے تاکہ وہ وسائل کی انتظام کاری کے لیے ذمہ داری سنبھال سکیں۔ ریاستوں کو چاہیے کہ ماہی گیر برادریوں کو انتظام کاری کے اقدامات کی ڈیزائننگ، منصوبہ بندی اور عمل درآمد کا حصہ بنائیں، اور اس میں خواتین و دیگر مصیبت زدہ اور پسماندہ گروہوں کی مساوی شرکت کو یقینی بنائیں۔ ریاستوں کو قومی قوانین کے دائرہ کار میں رہتے ہوئے شرکت پر مبنی انتظام کاری کے نظام کو فروغ دینا چاہیے۔

ریاستوں کو ایسے مانیٹرنگ، کنٹرول اور سرویلینس نظام (ایم سی ایس) تشکیل دینے اور انہیں فروغ دینا چاہیے جن کا چھوٹے پیمانے پر کام کرنے والے ماہی گیروں کے لئے قابل اطلاق ہو اور جو اُن کے لیے مناسب ہوں۔ ریاستوں کو تمام غیر قانونی اور نقصاندہ ماہی گیری کے

طریقوں کے خاتمے اور روک تھام کا عزم کرنا چاہیے اور چھوٹے پیمانے پر کام کرنے والے ماہی گیروں کو ایم سی ایس نظام کو سپورٹ کرتے ہوئے اتھارٹی کو انتظام کاری کے لیے درکار معلومات فراہم کرنی چاہیے۔

ریاستوں کو قانونی دائرہ کار میں رہتے ہوئے مشترکہ انتظام کاری کے انتظامات میں تمام فریقین کے کردار و ذمہ داریوں کو واضح کرنا چاہیے۔ چھوٹے پیمانے پر کام کرنے والے ماہی گیروں کی متعلقہ مقامی اور قومی پیشہ وارانہ تنظیموں اور مجالس میں نمائندگی ہونی چاہیے اور ماہی گیری سے متعلق فیصلہ و پالیسی سازی کے عمل میں متحرک انداز میں شرکت کرنی چاہیے۔

مشترکہ انتظام کاری کے فروغ کے لیے، ریاستوں اور چھوٹے پیمانے پر کام کرنے والے ماہی گیروں کو مچھلی کا شکار، اور شکار کے عمل سے قبل اور بعد میں، شامل مرد و خواتین کو سپورٹ کرنا چاہیے تاکہ وہ اپنا علم، سوچ اور ضروریات بیان کر سکیں۔

ریاستوں کو یہ بات یقینی بنانی چاہیے کہ ملکی سرحدوں کے درمیان مسائل جن میں مشترکہ پانی اور وسائل کا عمل دخل ہو، حل کرتے ہوئے چھوٹے پیمانے پر کام کرنے والے ماہی گیروں کے ملکیتی حقوق کا تحفظ کیا جائے۔

ریاستوں کو ایسی پالیسیاں اور مالیاتی اقدامات سے گریز کرنا چاہیے جس سے حد سے زیادہ ماہی گیری یا اور فشنگ کو فروغ ملے اور چھوٹے پیمانے پر ماہی گیری کرنے والوں پر خطرناک اثرات مرتب ہوں۔

٦۔ سماجی ترقی، روز گار اور باو قار روز گار

تمام فریقین کو چھوٹے پیمانے کی ماہی گیری کی ترقی اور انتظام کاری کے لیے جامع طریقہ اپنانا چاہیے۔ ریاستوں کو صحت، تعلیم، خواندگی، کمپیوٹر کی شمولیت اور دیگر ٹیکنیکل ہنر میں سرمایہ کاری کو فروغ دینا چاہیے۔

ریاستوں کو تمام ویلیو چین میں شامل چھوٹے پیمانے کی ماہی گیری میں کام کرنے والے خلاصیوں اور محنت کشوں کے لیے سماجی تحفظ کی اسکیموں کو فروغ دینا چاہیے۔ ریاستوں کو بچت، قرض اور بیمہ کی ایسی اسکیمیں تیار کرنے میں مدد دینی چاہیے جن میں شمولیت اور خدمات تک خواتین کی رسائی پر زور دیا گیا ہو۔

سب کو چھوٹے پیمانی کی ماہی گیری کی ویلیو چین کی تمام تر سرگرمیوں کو بہ حیثیت معاشی اور پیشہ وارانہ آپریشنز طور پر تسلیم کرنا چاہیے۔

ریاستوں کو سب کے لیے باو قار روز گار کو فروغ دینا چاہیے۔

ریاستوں کو چھوٹے پیمانے پر کام کرنے والے ماہی گیروں اور دیگر محنت کشوں کے مناسب معیارِ زندگی کے حق کو مثبت انداز میں تسلیم کرنا چاہیے۔ ریاستوں کو شمولیت پسندی پر مبنی، غیر امتیازی اور بہتر معاشی پالیسیوں پر عمل کرنا چاہیے تاکہ یہ محنت کش اپنی مزدوری، سرمائے اور انتظام کا بہتر اجر پا سکیں۔ ریاستوں اور دیگر فریقین کو آمدنی کے حصول کے متبادل ذرائع کو بھی سپورٹ کرنا چاہیے۔ چھوٹے پیمانے پر کام کرنے والی ماہی گیر برادری کے لیے ساز گار حالات پیدا کرنے چاہیے تاکہ وہ ماہی گیری سے متعلق سرگرمیاں انجام دے سکیں۔

نقل مکانی روز گار کے حصول کا عام طریقہ ہے۔ ریاستوں کو ماہی گیروں کی ملکی سرحدوں کے درمیان ماہی گیری کے لئے نقل و حرکت کی اصل وجوہات اور نتائج کو تسلیم کرتے ہوئے ان کا حل تلاش کرنا چاہیے۔

ریاستوں کو ماہی گیروں کی کام کے دوران صحت، سلامتی اور غیر منصفانہ کام کے حالات کے مسائل کو بھی حل کرنا چاہیے۔ ریاستوں کو جبری مشقت کا خاتمہ کرنا چاہیے اور قرض کی بنیاد پر غلامی کے سلسلے کو روکنا چاہیے۔

ریاستوں کو چھوٹے پیمانے پر کام کرنے والے ماہی گیروں کے بچوں کی فلاح و بہبود اور ان کے مستقبل کے لیے تعلیم کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہوئے اسکولوں اور تعلیمی سہولتوں تک رسائی فراہم کرنی چاہیے۔

سمندر اور میٹھے پانیوں کے ذخائر میں سلامتی اور اس سے جڑے کئی وجوہات کو تمام فریقین کی طرف سے تسلیم کیا جانا چاہیے۔

چھوٹے پیمانے پر کام کرنے والے ماہی گیروں کی سلامتی اور ماہی گیری کے کام کے دوران پیشہ ورانہ صحت کو ماہی گیری کی عمومی انتظام کاری میں لازمی طور شامل کر دینا چاہیے۔
ریاستوں کو مسلح تنازع کی صورت میں چھوٹے پیمانے کی ماہی گیری سے جُڑے تمام اسٹیک ہولڈرز کے انسانی حقوق اور وقار کا تحفظ کرنا چاہیے۔

۷۔ ویلیو چینز، مابعد شکار اور تجارت

چھوٹے پیمانے کی ماہی گیری میں شکار کے بعد کے ذیلی شعبے کے کردار کو تمام فریقین کی طرف سے تسلیم کیا جانا چاہیے۔ مابعد شکار کے ذیلی شعبے میں خواتین مرکزی کردار ادا کرتی ہیں اور اسے بھی تمام فریقین کو تسلیم کرنا چاہیے۔

مابعد شکار کے ذیلی شعبے میں مناسب انفراسٹرکچر، تنظیمی ڈھانچوں اور صلاحیت میں بہتری کے لیے سرمایہ کاری میں اضافہ کرنا چاہیے اور اس میں ریاست کو حصہ لینا چاہیے۔
ماہی گیروں اور ماہی گیری کی صنعت سے وابستہ محنت کشوں کی روایتی تنظیموں کو بھی تسلیم کیا جانا چاہیے۔
مابعد شکار کے نقصانات سے گریز اور ویلیو ایڈیشن کے لیے طریقوں پر سوچ بچار ہونی چاہیے۔

ریاستوں کو چھوٹے پیمانے کی ماہی گیری کی مصنوعات کی مقامی، قومی اور بین الاقوامی مارکیٹوں میں منصفانہ اور غیر امتیازی تجارت کو فروغ دینا چاہیے۔ مچھلیوں کی بین الاقوامی تجارت کے فروغ سے ماہی گیروں کی غذائی ضروریات پر خطرناک اثرات نہیں پڑنے چاہیے جن کے لیے مچھلی سستی خوراک ہے جو ان کی ڈائٹ اور مجموعی غذائی ضروریات کے لیے انتہائی ضروری ہے۔

بین الاقوامی تجارت سے حاصل کردہ فوائد کی منصفانہ بنیادوں پر تقسیم ہونی چاہیے اور مارکیٹ کی ضروریات پوری کرنے کی خاطر ہونے والے ماہی گیری کے وسائل کے استحصال کو روکنے کے لیے مؤثر ماہی گیری کی انتظام کاری کا نظام موجود ہونے چاہیے۔
رائج پالیسیوں اور طریقوں میں ماحولیاتی، سماجی اور دیگر متعلقہ جائزے کو مرکزی اہمیت حاصل ہو گی تاکہ ماحولیات اور ثقافت، خوراک کے تحفظ اور چھوٹے پیمانے پر کام کرنے والے ماہی گیروں پر بین الاقوامی تجارت کے خطرناک اثرات کا اندازہ لگا کر اور منصفانہ طور پر اس کا حل تلاش کیا جاسکے۔
چھوٹے پیمانے کی ماہی گیری کے ویلیو چین کے لیے ریاست کی جانب سے مارکیٹ اور تجارت سے متعلق بروقت اور درست معلومات فراہم کی جانی چاہیے۔

۸۔ صنفی مساوات

چھوٹے پیمانے کی تمام ماہی گیری کی ترقیاتی حکمت عملی میں صنف کی مرکزی دھارے میں شمولیت کو مرکزی اہمیت حاصل ہونی چاہیے۔ ریاستوں کو بین الاقوامی انسانی حقوق کے قانون کے مطابق اپنی ذمہ داریاں ادا کرتے ہوئے، خواتین کے حقوق سے متعلق وہ تمام قوانین جن میں وہ فریق کے طور پر شامل ہیں، نافذ کرنے چاہیے۔

خواتین کے خلاف امتیاز کا مسئلہ حل کرنے کے لیے خصوصی اقدامات اٹھائے جانے چاہیے۔ پالیسیوں اور قوانین کی تشکیل کے ذریعے صنفی مساوات کو حقیقت میں ڈھالنا چاہیے اور جو قوانین اور پالیسیاں اس مقصد پر پورا نہیں اترتیں، ان میں تبدیلی کرنی چاہیے۔

خواتین کی حیثیت کی بہتری اور صنفی مساوات کے حصول کے لیے تشکیل شدہ قانون، پالیسیوں اور اقدامات کے اثرات کی جانچ کے لیے جانچنے کا فعال نظام تیار کیا جانا چاہیے۔

خواتین کے کام کی اہمیت کے حوالے سے بہتر ٹیکنالوجیز تیار کی جانی چاہیے۔

۹۔ آفت کے خطرات اور موسمیاتی تبدیلی

موسمیاتی تبدیلی سے نمٹنے کے لیے فوری اور پُر عزم عمل کی ضرورت ہوتی ہے۔ چھوٹے جزیروں پر آباد چھوٹے پیمانے پر کام کرنے والی ماہی گیر برادریوں پر خصوصی توجہ دی جانی چاہیے۔ اس مقصد کے لیے ایک جامع طریقۂ کار کی ضرورت ہے جس میں تمام شعبوں کا اشتراک شامل ہو۔ صورت حال کے مطابق خود کو ڈھالنے، اس سے نمٹنے اور امداد کے لیے مناسب منصوبے فراہم کیے جانے چاہیے۔

انسانی مداخلت کے باعث پیش آنے والی آفات جن سے چھوٹے پیمانے کی ماہی گیری متاثر ہوتی ہو، اُس کے لئے ذمہ دار فریق کو جواب دہ ٹھہرایا جانا چاہیے۔ مابعد شکار اور تجارتی سرگرمیوں کے مختلف پہلوؤں پر موسمیاتی تبدیلی اور آفات کے اثرات کو بھی زیرِ غور لانا چاہیے۔ آفات پر ردعمل اور بحالی کے عمل میں ”بہتر تعمیرِ نو“ کے تصور کا اطلاق ہونا چاہیے۔ پوری ویلیو چین میں توانائی کے استعمال میں کفایت برتنے کی حوصلہ افزائی اور اسے فروغ دیا جانا چاہیے۔

۱۰۔ مربوط پالیسی، ادارتی رابطہ اور اشتراک

چھوٹے پیمانے کی ماہی گیر برادریوں میں جامع ترقی کو فروغ دینے کے لیے ریاستوں کو مربوط پالیسی کی ضرورت کو تسلیم کرتے ہوئے اس پر کام کرنا چاہیے۔

ریاستوں کو وسیع پیمانے پر مشتمل منصوبہ بندی کے طریقے تیار اور استعمال کرنے چاہیے، جس میں چھوٹے پیمانے کی ماہی گیری کے مفادات اور مجموعی سمندری زون کی انتظام کاری کو زیرِ غور لانا چاہیے۔
ریاستوں کو سمندری اور میٹھے پانی کی ماہی گیری کے ذخیروں اور ماحولیات کو متاثر کرنے والی تمام پالیسیوں کو متوازن کرنے کو یقینی بنانے والے پالیسی اقدامات اپنانے چاہیے۔

ماہی گیری کی پالیسی میں چھوٹے پیمانے کی پائیدار ماہی گیری کے لیے طویل المدتی ویژن دیا جانا چاہیے۔

حکومتی اتھارٹیز اور ایجنسیز میں چھوٹے پیمانے کی ماہی گیر برادریوں سے رابطے کے لیے واضح افراد کا تعین ہونا چاہیے۔

چھوٹے پیمانے کی ماہی گیری کے اسٹیک ہولڈرز کو اپنی تنظیموں میں اشتراک بڑھانا چاہیے۔

ریاستوں کو چھوٹے پیمانے کی ماہی گیری کی مؤثر انتظام کاری میں کردار ادا کرنے والے مقامی حکومتی نظام کو فروغ دینا چاہیے۔ پائیدار چھوٹے پیمانے کی ماہی گیری کے تحفظ کے لیے بین الاقوامی، علاقائی اور ذیلی خطوں میں باہمی تعاون کی ضرورت ہے۔

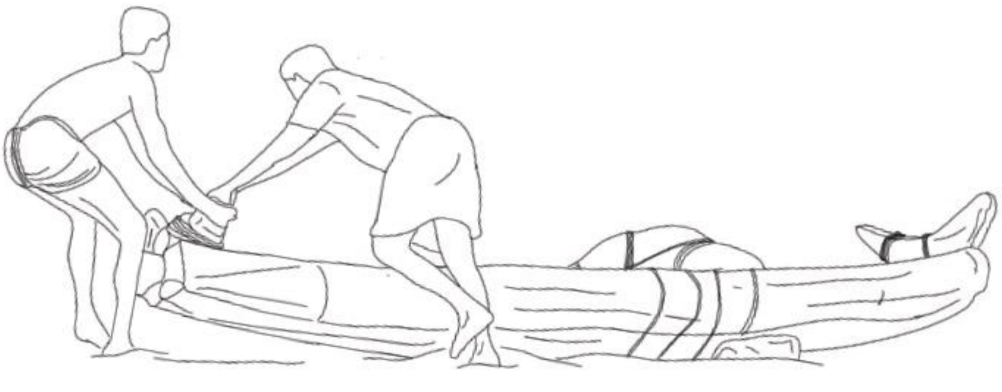

۱۱۔ معلومات، تحقیق اور ابلاغ

ریاستوں کو چھوٹے پیمانے کی ماہی گیری کی پائیدار انتظام کاری کے حوالے سے فیصلہ سازی کے لیے شفاف انداز میں اعداد و شمار اکٹھا کرنے کا نظام وضع کرنا چاہیے۔ مؤثر فیصلہ سازی کے لیے معلومات اور ابلاغ کی ضرورت ہوتی ہے۔ ریاستوں کو کرپشن کی روک تھام، شفافیت میں اضافہ اور فیصلہ سازوں کو جواب دہ بنانا چاہیے۔

چھوٹے پیمانے کی ماہی گیر برادری علم رکھنے والی، علم مہیا کرنے اور حاصل کرنے والی برادری ہے۔ ذمہ دارانہ چھوٹے پیمانے کی ماہی گیری اور پائیدار ترقی سے متعلقہ معلومات دستیاب رہنی چاہیے۔ چھوٹے پیمانے کی ماہی گیر برادریوں کے علم، ثقافت، عملی مشق، اور اُن کی ٹیکنالوجیز کو تسلیم کرتے ہوئے انہیں دستاویزی شکل دینی چاہیے۔

ریاستوں کو ایسی چھوٹے پیمانے کی ماہی گیر برادریوں، خصوصاً مقامی افراد اور خواتین، کو سپورٹ کرنا چاہیے جو مکمل طور پر ماہی گیری کے روزگار پر انحصار کرتے ہیں۔ کمیونٹی، قومی اور اعلیٰ سطحوں پر پہلے سے موجود اور مناسب پلیٹ فارمز اور نیٹ ورکس کو معلومات کے پھیلاؤ اور تبادلے کے لیے استعمال کیا جانا چاہیے۔

ریاستوں کو چھوٹے پیمانے کی ماہی گیری کی تحقیق کے لیے فنڈز مختص کرنے چاہیے اور باہمی اشتراک و شرکت پر مبنی عمل کے ذریعے اعداد و شمار اکٹھا کرنے اور تجزیہ کرنے کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے۔

ریاستوں کو مختلف دائروں میں تحقیق کو فروغ دینا چاہیے مثلاً صنفی تعلقات کے پسِ منظر میں تحقیق جس کے ذریعے ماہی گیری کے شعبے میں مردوں اور خواتین کے لیے یکساں فوائد کے طریقوں کی تشہیر کی جاسکے۔ چھوٹے پیمانے کی ماہی گیری کے کردار کی اہمیت کو تسلیم کرنے اور مچھلی کے غذائی فوائد پر آگاہی میں اضافے کے لیے ریاستوں کو صارفین کے لئے تعلیمی پروگرامز میں مچھلی کے استعمال کو فروغ دینا چاہیے۔

۱۲۔ صلاحیت میں اضافہ

چھوٹے پیمانے کے ماہی گیروں کی صلاحیت میں اضافہ کرنا چاہیے تاکہ وہ فیصلہ سازی کے عمل میں شرکت کریں

ریاستوں کو چھوٹے پیمانے کی ماہی گیری کی صلاحیت میں اضافہ کرنا چاہیے تاکہ وہ مارکیٹ میں موجود مواقعوں سے فائدہ حاصل کر سکیں۔

صلاحیت میں اضافہ کرنے کا عمل دورُخی ہونا چاہیے۔ پائیدار ترقی اور کامیاب مشترکہ انتظام کاری کے انتظامات کو سپورٹ کرنے کے لیے معلومات اور ہنر سکھانے کا بندوبست کرنا چاہیے۔

۱۳۔ عمل درآمد میں تعاون اور نگرانی

ایس ایس ایف رہنما اصولوں پر عملدرآمد کے لیے تمام فریقین کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔

اقوامِ متحدہ اور اس کی خصوصی ایجنسیز کو ریاستوں کی طرف سے ان رہنما اصولوں پر عمل درآمد کے لیے کی جانے والی رضاکارانہ کاوشوں کو سپورٹ کرنا چاہیے۔

ریاستوں اور دیگر فریقین کو رہنما اصولوں سے متعلق آگاہی میں اضافے کے لیے مل جل کر کام کرنا چاہیے اور اس کے آسان فہم ترجمے تقسیم کرنے چاہیے۔

نگرانی کے نظام کی اہمیت کو تسلیم کیا جانا چاہیے۔ چھوٹے پیمانے کی ماہی گیر برادریوں کے قانونی نمائندگان کو رہنما اصولوں پر عمل درآمد کے طریقوں کی تیاری اور اطلاق، اور نگرانی میں شامل رکھا جانا چاہیے۔

ایف اے او کو ایک عالمی معاونت پروگرام کی تیاری کو سپورٹ کرنے کے ساتھ ساتھ اسے فروغ دینا چاہیے۔

خوراک کے تحفظ اور غربت کے خاتمے کے تناظر میں چھوٹے پیمانے پر کام کرنے والی پائیدار ماہی گیری کے بچاؤ کے لیے رضاکارانہ رہنما اصول کے مکمل متن کے لیے ویب ایڈریس ملاحظہ کریں: